© rasailojaraid.com

قسط ۲

حکومتِ برطانیہ کے پہلے قاضی القضاۃ

مولانا نجم الدین علی خاں علوی ثاقب کاکوروی

مسعود انور علوی کاکوروی۔ ریسرچ اسکالر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مفتی حکیم الدین خاں: آپ مولانا قاضی القضاۃ کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ ۱۱۹۳ھ / ۱۷۸۰ء کو کاکوری میں پیدا ہوئے آپ نے بھی جملہ علوم کی تحصیل و تکمیل اپنے والد ملا عماد الدین لبکنی اور مولوی فضل اللہ نیوتنوی سے کی حضرت شاہ محمد کاظم قلندر (م ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء) سے بیعت کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد محکمہ ججی میں سررشتہ دار ہوئے پھر صدر امینی کے عہدہ پر مامور ہوئے اس کے بعد عہدہ صدر الصدوری سے پنشن لے کر کاکوری میں مستقل قیام کیا۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا ایسا کہ انتقال کے وقت بھی ہدایہ کی شرح فتح القدیر پاس موجود تھی ۱۰ جمادی الاول روز شنبہ ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۳ء کو وفات پائی اور اپنی والدہ کے حظیرہ واقع محلہ کمہاری کنواں چاند محل کاکوری میں جانب مغرب دفن ہوئے۔

آپ کے صاحبزادے محی الدین خاں ذوق نے تاریخ کہی۔

الحق آں قبلہ دیں قدوۂ خاصانِ خدا　　زیں جہاں بار سفر بست سوئے دار بقا

۱۲۶۰ ف　　　۱۸۵۳ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کلک ما سال وفاتش بہ صد الآم نبشت روز شنبہ نہم از شہر جمادی الاولیٰ
سمبت ۱۹۰۹ ۱۲۶۹ھ

قاضی علیم الدین خاں خلف سوئم قاضی القضاۃ صاحب اپنے عہد کے ایک جید عالم تھے کتب درسیہ کی تکمیل اپنے والد ماجد، مولانا عبد الواجد خیر آبادی، مولوی فضل اللہ نیوتنوی اور ملا عماد الدین لبکنی سے کی کچھ عرصہ عدالت میں مفتی رہے پھر قاضی ہو گئے جس وقت قضا کا محکمہ تخفیف میں آیا تو اپنی دیانتداری ذہانت و ذکاوت، قوت استعداد کامل، سرعت انتقال ذہن اور حسن کارگذاری سے صدر میں صدر اعلیٰ مقرر ہو گئے بیشتر وقت مطالعہ میں صرف ہوتا تھا حضرت شاہ محمد کاظم قلندرؒ سے بیعت تھے ۱۷ ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۷ھ ۱۸۴۲ء کو کاکوری میں وفات پائی اور اپنے بھائی مفتی حکیم الدین خاں کے پہلو میں دفن ہوئے۔[۲۶]

مفتی خلیل الدین خاں بہادر سفیر شاہ اودھ خلف چہارم مولانا قاضی القضاۃ سنہ ۱۲۰۳ھ ۱۷۸۸ء کو کاکوری میں پیدا ہوئے۔ بدو شعور سے بہت ذہین و طباع تھے کچھ درسی کتابیں اپنے والد ماجد سے اور متوسطات اور انتہائی کتب مولوی روشن علی جونپوری سے پڑھیں۔ اپنے والد کے ہمراہ کلکتہ میں بھی رہے جب قاضی القضاۃ صاحب نے کتاب الجنایات والجرائم فتاوی عالمگیری کی شرح بسیط گورنر جنرل کے حسب فرمائش مرتب کی تو آپ نے بھی ممبر کونسل مسٹر ہانگٹن کی فرمائش پر جو قاضی القضاۃ صاحب کے علوم عربیہ میں شاگرد تھے باب التعزیرات المختار کی شرح فارسی میں لکھی یہ دونوں شرحیں گورنر جنرل کے حکم سے طبع بھی ہوئی تھیں۔ عربی کی فقرہ نگاری میں بڑا ملکہ تھا سفر نامہ میں اس سے متعلق ایک دلچسپ قصہ بھی مذکور ہے۔

۲۶۔ سفر نامۂ لندن ص: ۳۷۲، تذکرہ مشاہیر کاکوری ص: ۱۳۲

۲۷۔ ایضاً ” ” ۳۷۳ ” ” ” : ۹-۲۸۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علم حکمت وریاضی اور ہیئت میں اپنا مثل نہ رکھتے تھے حکام اعلیٰ کی تحریک پر شہور ضلع کانپور میں عہدہ افتاء پر مامور ہوئے اپنی اقبال مندی کی وجہ سے ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۵ء میں بعمر ۳۸ سالہ غازی الدین حیدر (۱۲۳۴ھ/۱۸۱۸ء تا ۱۲۴۳ھ/۱۸۲۷ء) کے عہد میں پانچ ہزار روپیہ ماہوار پر عہدہ سفارت پر مقرر ہوئے۔ بہت سے رفاہ عام کے کام کئے باوجودیکہ حکیمانہ طبیعت تھی تقویٰ و زہد میں اپنے عہد میں یگانہ تھے۔ آپ کی تصانیف ہیں۔

۱۔ شرح باب التعزیرات درمختار بزبان فارسی

۲۔ رسالہ در تحقیق مرض ہیضہ بزبان عربی

۳۔ مراۃ الاقالیم قواعد فن ہیئت میں فارسی زبان میں غازی الدین حیدر کی فرمائش پر تحریر کی۔

۴۔ رسالہ در بیان جغرافیہ طرق وشوارع احاطہ اودھ بزبان فارسی

۵۔ رسالہ طول البلد و عرض البلد و غایۃ الانتہا۔

بیعت حضرت شاہ میر محمد قلندر (م ۱۲۴۴ھ/۱۸۲۸ء) برادر خورد حضرت شاہ محمد کاظم قلندر سے تھے۔

۱۵ ماہ جمادی الاول ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء کو ۷۸ سال کی عمر میں کاکوری میں وفات پائی اور خانقاہ کاظمیہ کے نزدیک اپنے باغ میں مدفون ہوئے۔

قطعہ تاریخ وفات مولوی محی الدین خاں ذوقی نے کہی۔

فغاں کامروز مولانا خلیل الدین ذوقا — نہادہ داغ حسرت بر دل آں عم جلیل ما[1]

بسال رحلت آں حضرت منزل زد رقم کلکم — پئے گلچیں زانوار جنانی آمد خلیل ما

۱۲۸۱ھ

۱؎ سفرنامہ لندن ص: ۲۰۵ تذکرہ مشاہیر کاکوری ص: ۱۴۶-۵۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تصانیف :- قاضی القضاۃ مولانا نجم الدین علی خانؒ نے درج ذیل تصانیف تحریر کیں۔

۱۔ شرح کتاب الجنایات والجرائم فتاوی عالمگیری۔ یہ بسیط شرح آپ نے نواب گورنر جنرل کی ایماء و فرمائش پر لکھی تھی تمام انگریزی عدالتوں میں جس قدر فیصلے ہوتے تھے وہ سب اسی شرح کی بنا پر ہوتے تھے۔ یہ شرح سرکار انگریزی کے حکم سے کلکتہ میں فارسی زبان میں طبع ہوئی تھی۔

۲۔ رسالہ ستتہ الجبریہ فی الجبر والمقابلۃ : اس رسالہ میں اہم مسائل جبر و مقابلہ کا حل لکھا ہے اور خود ہی اس رسالہ کی فارسی شرح بھی لکھی جو معہ اصل متن کے کلکتہ سے طبع ہوئی۔

۳۔ رسالہ دربیان تناسب اعضائے انسانی

۴۔ رسالہ دربیان سعد و نحس

۵۔ شرح اخلاق جلالی

۶۔ رسالہ انساب

۷۔ کشکول موسومہ بہ بیاض رشک ریاض : یہ غیر مطبوعہ ہی ایسا کہ سفرنامہ کے مولف لکھتے ہیں کہ افسوس کہ یہ بیاض چھپ نہ سکی ہے ورنہ بڑی مفید عام تالیف ہوتی۔ کیوں کہ اس میں متعدد علوم و فنون کے بہت بسیط مضامین و مباحث درج ہیں آپ کے عربی و فارسی اشعار اور قصائد بھی درج ہیں اس بیاض کو دو محافل پر تقسیم کیا ہے۔ مثلاً محفل اول علم تفسیر سے متعلق محفل دوم علم حدیث سے متعلق ہے الخ۔

ان تصنیفات و تالیفات کے علاوہ معقولات کی کتابوں پر آپ کے حواشی بھی ہیں عربی نثر نگاری بھی بے تکلف کرتے تھے۔ قارئین کی دلچسپی کے خیال سے نمونتہً دو مثال معہ ترجمہ کے درج ہے جسے نواب رضا حسن خاں علوی کاکوروی (۱۲۴۶ھ [illegible] تا ۱۳۶۶ھ [illegible])

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے مطارح الاذکیا (عربی) میں نقل کیا ہے درج ذیل عبارت سے جہاں آپ کی نثر نگاری پر قدرت کا اندازہ ہوتا ہے وہاں تاریخ گوئی میں ملکہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً توفی الادیب المحقق والادیب المدقق القسیس وحید دهره وفرید عصره سند الشعراء والمع الفصحاء سابغاً سوغ الاثیر الاحمر انشائه الفائق المبیع و ناظماً نظم الدرر والجواهر شعره الرائق البدیع ناشراً لمن یحضره نحب النوادی لالی اشعار باللسان الفارسی والنوادی الشیخ غلام قطب الدین العباسی الہ آبادی سلخ ذیقعدة المنسلکة فی شهور السنة السابعة والثمانین الواقعة فی المائة الثانیة من

بعد حمد وسلام کے واضح ہو کہ محقق ادیب مدقق فاضل جو اپنے زمانے میں یکتا اور منفرد تھے شعراء کے لئے سند اور فصحا میں سب سے زیادہ فصیح اور کندن کے مثل چمک ان کی نثر بہت بلند پرواز اور نظم موتی اور جواہرات کی طرح مرصع ہوتی ان کے اشعار بڑے نادر زمانہ میں وہ ان لوگوں پر جو ان کی مجلسوں میں حاضر ہوتے اپنے فارسی اشعار جو موتیوں کے مانند ہیں بکھرتے تھے۔ ان کا نام شیخ غلام قطب الدین عباسی الہ آبادی تھا ان کی وفات ذیقعدہ کی اخیر تاریخ ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۴ء کو اس وقت ہوئی جب کہ وہ اپنے

۲۷- نواب رضا حسن خاں سے متعلق احقر کا مضمون "ایک جواں مرگ گمنام فاضل اجل رضا حسن خاں علوی کاکوروی" ماہنامہ "برہان" ندوۃ المصنفین دہلی ماہ نومبر ۱۹۸۳ء ملاحظہ ہو۔ صفحہ ۱۲

۲۸- شاہ غلام قطب الدین الہ آبادی بن شاہ محمد فاخر بن شیخ خوب اللہ الہ آبادی کم محرم ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۵ء کو پیدا ہوئے علوم ظاہری کی تعلیم مولوی برکت اللہ الہ آبادی کی خدمت میں رہ کر کی۔ اپنے والد کے مرید وخلیفہ تھے مثنوی نان وقلیہ (در جواب نان وحلوہ) اور بستان الحنفیہ نیز ایک فارسی دیوان ان کی یادگار ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے قبہ کے داہنی جانب مدفون ہوئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الالف الثانی من الهجرة
النبوية على صاحبها الآف
الصلوٰة والتحية بعد ماخرج
من وطنه المالوف مريداً
لاداء لحج بيت الله وزيارة
قبر نبيه ومصطفاه فی رفقة صلحاء
وتبعة اتقياء وطے مراحل البرالی
ان قصد غارب مركب البحر فلما
وصل الى بلاد الحجاز ونزل
من ظهر ذلك الجماز ولم يكن
حينئذٍ آوان الحج واداء نسك
الحج ولبث فی المكة المعظمة ليعتمر
ناما فيه شهوراً ثم سار فی
الطيبة الطيبة زادها الله تعالىٰ
بهاءً ونوراً حتى تشرف بتقبيل
عتبة النبی عليه الصلوٰة والسلام
وزيارة قبور بعض صحابته
واهل بيته المدفونين فی ذالك
المقام واذا اقترب الموسم فرجع
معادواً الى ام القرىٰ فلحقه
فی بعض منازلها ومن الوبيل

وطن سے حرمین شریفین کی زیارت کے ارادہ
سے نکلے تھے بہت سے نیک اور متقی
حضرات ان کے ہم نشین و ہم سفر بھی تھے
انھوں نے خشکی کے راستہ سے
سفر طے کیا جب وہ حجاز پہنچے اور اونٹوں
کی پشت پر سے اترے تو چونکہ
حج اور اس کے ارکان ادا کرنے کا
موقع و موسم نہ تھا لہٰذا وہ مکہ معظمہ
میں عمرہ کی نیت سے مقیم ہوئے۔
اور کئی ماہ بعد مدینہ طیبہ (اللہ اس
کی قدر و منزلت میں اضافہ فرمائے
یہاں تک کہ آستانہ روضۂ مبارکہ
صلی اللہ علیٰ ساکنہ وسلم کو بوسہ دینے
سے اور ان صحابہ و اہل بیت اطہارؓ
کے مزارات کی زیارت سے جو وہاں
مدفون ہیں مشرف ہوئے۔ جب حج
کا زمانہ آیا تو مکہ مکرمہ واپس ہوئے
لیکن راستہ میں بدہضمی کے مرض میں
مبتلا ہوئے اور کوچ کا نقارہ بج گیا
غذائے بر ترسنے ان کو اسی سر زمین
مبارک میں موت سے ملاقات ہو گئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رب علیه طبل الرحیل
ان اماته الله فی تلك البقعة
ارکة ودفن هناك اللهم
ن عنه منتهی کرمك ورضاك
درة وعلیه سبحانه اجره
وقعت الآیته الکریمة
من یخرج من بیته مهاجرًا
الله ورسوله ثم یدرکه الموت
وقع علیه اجره علی الله
ن الله غفورًا رحیماً» للعه
نزلت فی جندب بن حمزة
بنوه علی سریره متوجهًا
المدینة فلما بلغ التنعیم
ف علی الموت فصفق
نه علی شماله تعالی اللهم
ه لك وهذه لرسولك و
ـه علی ما بایع علیه رسولك
حمیداً کما ذکرت
ضاوی وغیره من کتب التفاسیر
یة نشان ذلك العالم الهمام
بر القمقام بن یخرج منهما

اور وہیں دفن ہوئے۔ اللہ اُن سے اپنے
انتہائی مہربانیوں کے ساتھ راضی ہو۔ ان کی
خوبی اللہ ہی کے لئے ہے اور وہی ان کو اجر دیگا
اس آیت کریمہ سے ان کی تاریخ
وفات نکلتی ہے "جو اللہ اور اس
کے رسول کی جانب ہجرت کرتا ہے ہوا
نکلا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا
ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ بڑا
بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے"

جو جندب بن حمزہ رضہ کے حق میں نازل
ہوئی تھی جب ان کے بیٹے انھیں
پلنگ پر اٹھا کر مدینہ طیبہ کی طرف
روانہ ہوئے تھے لیکن جب مقام تنعیم
میں پہنچے تو قضا آگئی انھوں نے اپنا
دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا اور
کہا اے اللہ یہ تیرا ہاتھ ہے اور یہ
تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس
پر تیرے رسول ص نے بیعت کی تھی
جیسا کہ بیضاوی اور دوسری کتب تفاسیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ عام وفاته بصنعة غریبة معجبة الافهام وطریقه: ان یقال فی معنی قوله تعالی ومن یخرج من بیته ان لفظ من باعتبار عدده الذی هو تسعون ویخرج من عدد لفظ بیته اربع مائة وسبعة و عشرون مهاجراً الی الله ورسوله والحال انه یهاجر مجموع ذلك الی الله ورسوله من جهة اعداده التی هی اربعمائة واربعة عشر الی تلك الاعداد الباقیة بعد الاخراج فتصیر سبعمائة وواحداً واربعین ثم یدرکه الموت ای یصله عدد لفظ الموت وهو اربعمائة وستة واربعون فالمجموع الف ومائة وسبعة وثمانون الذی هی سنة ارتحال ذلك العلام الی دار السلام و لیعلم ان ذلك تقدیر العزیز العلیم حیث ودع رکاز هذا البدیع فی زاویا کلامه القدیم یستخرجه المعتصم

میں مذکور ہے۔ انھوں نے اچھی موت پائی۔ اس بڑے عالم کے مرتبہ کے لائق اس آیتہ سے ہی اُن کے تاریخ وفات نکلتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ مَن کے ۹۰ عدد بیتہ کے ۴۱۷ میں سے نکال دیجئے تو ۳۲۷ باقی بچے اور الی اللہ و رسولہ کے ۴۱۴ عدد اس میں جوڑ دیجئے تو ۷۴۱ ہوگئے پھر اس کے ساتھ موت کے عدد ۴۴۶ جوڑے تو کل مجموعہ ۱۱۸۷ ہوگیا۔ اور یہی اس بڑے عالم کی تاریخ وفات ہے اور یہ پروردگار بزرگ و برتر کی قدرت ہے کہ اس کے کلام سے یہ عجیب تاریخ دستیاب ہوئی جس کو اس دین متین کی مضبوط رسّی پکڑنے والے معتقد نجم الدین اللہ اور اس کے ماں باپ کی بخشش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مبلغ المنتین عبدہ محمد نجم الدین	فرمائے اور اس کے ساتھ
نہ لہ ولا بولدہ واحسن الیہا والیہ	اچھا سلوک فرمانے نے برآمد
الیہ	کیا ہے۔

تعمیہ سے تاریخیں ایسی عمدہ تالیف کرتے تھے کہ دیکھنے سے تعلق رکھتیں۔

نمونتہً دو مزید درج ہیں:۔

آپ کے شیخ طریقت حضرت کلید عرفان سیدنا شاہ باسط علی قلندر الہ آبادیؒ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا وصال ایک ہی روز اور ایک ہی وقت ہوا[30] چنانچہ آپ نے **فاسکن انت وزوجک الجنۃ ابدا** سے سنہ وفات ۱۱۹۶ھ نکالا۔ شاہ باسط علی قلندر الہ آبادیؒ اور اہلیہ صاحبہ کے مزار کے سرہانے یہی تاریخ بخط نسخ لکھی ہوئی ہے۔

حضرت شاہ محمد کاظم قلندر کاکوروی آپ کے برادر طریقت کا ۱۲۲۱ھ میں وصال ہوا جس پر آپ نے بہ تعمیہ تاریخ نکالی **ہو خالد الی الجنات**[31]

شاعری: قاضی القضاۃ نے اپنے صاحب زادوں اور مسبوق الذکر تالیفات کے علاوہ اپنا عربی وفارسی کلام بھی اپنی یادگار چھوڑا ہے آپ کو عربی وفارسی دونوں زبانوں میں یکساں قدرت حاصل تھی ذیل میں نمونتہً آپ کا عربی وفارسی کلام پیش کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین کو موصوف کی علمی قابلیت، ذہنی صلاحیت، قوت فکر اور عبقریت کا اندازہ

۲۹۔ مطالب الاذکیا و ہدیۃ الاحیاء۔ رضا حسن خاں کاکوروی ص: ۸۰۔ ۷۷

للعہ۔ سورۂ نساء رکوع ۱۴ آیۃ اخیرہ

۳۰۔ تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو اذکار الابرار مولانا شاہ تقی حیدر قلندر علوی خانقاہ کاظمیہ کاکوری ص: ۳۰۸

۳۱۔ اذکار الابرار ص ۳۵۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوسکے۔ آپ کا کلام شوخی، لطافت، رقت قلب، سلاست، برجستگی اور آپ کے ذوقِ سلیم کا ترجمان ہے، ذیل میں ایک مناجات درج ہے جو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رض کی طرف منسوب ہے۔ اس کا مخمس آپ نے کیا ہے جس میں دستور کے موافق اول تین[۳] مصرعے آپ کے اور آخری دو[۲] حضرت رضی اللہ عنہ کے ہیں۔

ذهب النفس لی عن السدد　　　اعجزتنی ولیس ملتحد
سوءها ساقنی الی الاود　　　یاحبیب الالٰہ خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

یارسولی مقاملی ارفع　　　انا داع ببابک فاسمع
قیلک فی شفاعتی انجع　　　کن رحیما لذلتی واشفع
یاشفیع الوریٰ الی الصمد

یوم للمرء شانہ یغنی　　　یوم من حلیتی یفر اخی
یوم عنی البنون لاتجزی　　　اعتصامی سوا جنابک لی
لیس یا سیدی من الاحد

انا فی الابتلاء بالدائین　　　انتجی باشفاء من ہاتین
علۃ الفقر والذنوب قاین　　　عیوی والمفلس فی الدارین
لعلیل ذلیل معتمد

من یکثر ایا ہدی الکونین　　　فارتجا لیٔ لان یقلب لیی
صلوات علیک فازیدین　　　صلوٰتی علیک فی الماوین
کان متجاوزاً عن العدد

وعلی سیدۃ النساء قدراً　　　بنت طٰہٰ کفی بہا فخرا
ثم سبطیہ طہرا طہرا　　　وعلی اہل بیتہ طرا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعلی آلہ الی الابد

هم سماء الهدی لقد انوا بدلوا جهدهم وما آنوا
احداً عن ضلالة صانوا وعلی التابعین هم کانوا

لخیام السداد کالوتد

وعلی خیر صحبة الاورع وعلی ذی الحیاء والاشجع
وعلی الاعدل الذی ابرع وعلی الصحب کلهم اجمع

هم نجوم الهدی الی الرشد

یا کرام العلی انا افقر منکم استعین کی اظفر
سائل فی جنابة الاطهر استغیثوا العاجز مضطر

ثم واخذا بلکم الی المدد

معاصرین علماء کے نزدیک آپ کا کیا مقام تھا اس کا اندازہ شیخ احمد یمنی شیروانی کی اُس عبارت سے ہوتا ہے جو انھوں نے آپ کا نمونۂ کلام درج کرنے سے پیشتر لکھی ہے :-

" وهو هذا قاضی القضاة الامجد محمد نجم الدین خان نجم الهدایة الثاقب مظهر المکارم والمناقب غطمطم العلوم العقلیة والنقلیة وسفینة النجات لمن اهتدی بانجم فضائله الجلیلة، فثاره شذور العسجد ونظامه من وقف علیه لم یلهج بغیر الصلوة والسلام علی محمد فمن لطایفه قوله [۳۲]

۳۲ ۔ حدیقة الافراح : شیخ احمد الیمنی الشروانی ص :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قاضی القضات بزرگ محمد نجم الدین خاں رشد وہدایت کے نجم ثاقب ہیں، مکارم مناقب کے مظہر علوم عقلیہ ونقلیہ کے بحر زخار اور ان کے لئے جو ان کے فضائل جلیلہ کے ستاروں سے ہدایت چاہیں ہدایت اور نجات کا سفینہ ہیں، ان کی نثر سونے کے بیش قیمت ریزوں کے مانند ہے ان کی نظم ایسی ہے کہ جو کوئی اس کو پڑھتا ہے وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے بغیر نہیں رہتا۔" ان کے بہترین اشعار میں سے یہ بھی ہیں۔

لسلمی جمال کشمس الضحی — لها جبهة قل هلال بدی
لقد فارقتنی بلا باعث — وداع الی نقض ذالک الهوی
جری من عیونی سیول الدما — الی الله اشکو جری ما جری
لها قامة مثل سرو تمیل — یداها کاغصانه بالصبا
وما لاحظت خدمتی کالعبید — ولم توف اصلا بعهود الحمی
وکانت لها خلة مع صفا — عن القلب ما زال تجلو القذی
ولی دونها هیئة الاضطراب — کحوت عن الماء جاز الثری

فیا ثاقب اصبر ولا تجزعن
لان النسا قل فیها الوفی

تغزل، سلاست وروانی اور برجستگی کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

صاد بالخال خلتی خلدی — کدنی کیدها فیا کمدی
احرقتنی بنار وجنتها — کلمتنی بهجرها الابدی
جاوز الصبر غایة یالیت — جورها ینتهی الی ابدی
نقضت عهدی یوم اذ وضعت — کفها بالوشام فوق یدی
واعدتنی زوارتی زورا — لیلة ما رقدت فی الرصدی
فاذا اخلفته ثم شکوت — انشدت فی الجواب بالعدد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قول سلمٰی ومن یضاھیھا — فی المواعید غیر معتمد

مندرجہ بالا مثالوں سے قاضی القضاۃ صاحب کی قدرت کلام اور رقت قلب کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ درج ذیل فارسی کلام کے نمونہ سے اندازہ ہوگا کہ ان کا فارسی کلام بھی کس قدر لطیف اور اہلِ زبان کی طرح نوک پلک سے آراستہ و پیراستہ ہے۔

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں کہتے ہیں:۔

نبی کہ خلق دو گیتی برائے آں باشد — وجود کامل او ختم مرسلاں باشد
چناں کہ نامہ نویسند و بعد اتمامش — کنند مہر کہ محت بدیگراں باشد
نمود مہر نبوت خدا بظہر شش ثبت — کہ اختتام رسالت بر و عیاں باشد

بر پشت فرس بر شدہ در خانہ زیں باش — با سیر و تماشائے جہاں خانہ نشیں باش
بر مائدہ اہل دول دست میندا ز — از مکسب خود قانع یک نانِ جویں باش
کو ملحد بے باک کجا زاہد یا بس — بگزیں رہ مشتاق نہ آں باش نہ ایں باش
با دل کہ زمن دوری صد مرحلہ جست — گفتم کہ زمن دور زدلدار قریں باش
ثاقب بفغاں است ز مصراع نظیری — بر غم زدہ خندہ زدم گفت حزیں باش

نگاریں پوش شاہ آمد ز تزئینے بہ تزئینے — بہ شہر از گل رخاں بستند آئینے بہ آئینے
در ایام خزاں برخورد گلچینے بہ گلچینے — بیاد گل ہم آغوش است غمگینے بہ غمگینے
بہ ترک چشم ساز ش کردہ کافر کیش زلف او — پے قتلم ہم گردید بیدینے بہ بیدینے
چہ خط بردار ستم از طالع مسعود خود کشب — چو ہم پہلو شدم مہ بزم رنگینے بہ رنگینے
چہ سحر آوردہ ثاقب کہ سخن سنجاں — بیاپے می رسد در گوش تحسینے بہ تحسینے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اے دولت خانۂ روشن ز فروغ ایماں
بل سماء زھت فیہ نجوم العرفان

کے کمالات ترا وصف تو انم گفتن
قد تخلقت باخلاق جنود الرحمٰن

من طالبش بہر درے پیوستم
از دست کسے ندا مطلب و ستم

یک جذبہ ز دوست کار من کرد تمام
المنۃ للّٰہ کہ ز مطلب رستم

مراجع ومصادر کتب:-

(۱) "سفرنامۂ لندن" یعنی تاریخ انگلستان - مولوی مسیح الدین خاں علوی سفیر شاہ اودھ (مخطوط) اُردو کتب خانہ انوریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری

(۲) "بیاض" ڈپٹی امیر حسن صدیقی کاکوروی (مخطوط) اُردو کتب خانہ انوریہ - خانقاہ کاظمیہ

(۳) "شجرات الانساب" مولوی ممتاز الدین حیدر کاکوروی (مخطوط) اُردو- کتب خانہ انوریہ

(۴) "باقیات الصالحات" مولوی ممتاز الدین حیدر کاکوروی (مخطوط) اُردو

(۵) رپورٹ بابتہ مسائل تعلیم مسلمانان ہند - مولوی مسیح الدین خاں علوی سفیر شاہ اودھ - مخطوطہ - سر سید اکاڈمی سر سید ہاؤس مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۶) "نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن" - شیخ احمد الیمنی الشروانی عربی (مطبوعہ)

(۷) "حدیقۃ الافراح" " " " " " " "

(۸) "نزہتہ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر" - علامہ سید عبدالحیّ الحسنی " "

(۹) "مطارح الاذکیا، وہدیۃ الاخیار" - نواب رضا حسن خاں علوی " "

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۰) "تذکرہ علمائے ہند" - مولوی رحمٰن علی فارسی (مطبوعہ)
(۱۱) "تذکرہ مشاہیر کاکوری" مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر کاکوروی اردو "
(۱۲) "مفتاح التوارئخ" طامسن ولیم بیل فارسی "
(۱۳) "آئینہ اودھ" سید شاہ ابوالحسن اردو "
(۱۴) "تذکرہ صبح گلشن" نواب علی حسن خاں سلیم فارسی "
(۱۵) "اذکار الابرار" مولانا شاہ تقی حیدر قلندر کاکوروی اردو "

صدیقِ اکبرؓ

(مؤلفہ مولانا سعید احمد اکبر آبادی)

خلیفہ اوّل کی سیرت اور حالات و واقعات پر جسے امت مسلمہ خیر البشر بعد رسول اللہ مانتی ہے جس نے خلافتِ راشدہ کی بنیادیں مضبوط کیں اور جس کے کارنامے آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں یہ ایک جامع اور محققانہ کتاب پیش کی جا رہی ہے جس میں حضرت صدیقؓ کی سیرت کے جملہ خدوخال کے علاوہ آپ سے متعلق تاریخی دینی اور سیاسی مسائل پر تحقیقی بحثیں کی گئی ہیں کاغذ و طباعت عمدہ بڑی تقطیع صفحات ۴۸۰

قیمت غیر مجلد ۱۵ قیمت مجلد -/۴۵ ندوۃ المصنفین جامع مسجد دہلی

© rasailojaraid.com